



## سوال

(298) روزے کی حالت میں ڈراپر کے ذریعہ دوائی استعمال کرنے کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سائنس کے مریضوں کے پاس دوا ہوتی ہے جس کو وہ نسوار کے طور پر ناک کے ذریعہ استعمال کرتے ہیں، کیا اس کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ضیق النفس کی دوائی جسے مریض ڈراپر کے ذریعہ استعمال کرتا ہے، وہ ہوا کی نالی کے رستے پھیپھڑوں تک پہنچتی ہے نہ کہ معدہ تک، لہذا یہ دوائی کھانا پینا کے مشابہ نہیں ہے بلکہ وہ پشاب کے رستے میں ٹپکائے جانے والے قطرے، سرمہ اور انجکشن وغیرہ کے مشابہ ہے جو دماغ یا بدن میں منہ یا ناک کے علاوہ دوسرے رستے سے پہنچتے ہیں۔

ان اشیاء کے استعمال کے متعلق علماء کا اختلاف ہے کہ یہ روزہ دار کے روزے کو توڑتی ہیں یا نہیں؟ بعض علماء نے ان چیزوں کے استعمال کو مضطر قرار نہیں دیا ہے اور بعض علماء نے ان میں سے بعض چیزوں کو مضطر اور بعض کو مضطر نہیں کہا ہے، لیکن سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان میں سے کسی چیز کے استعمال کو کھانا پینا نہیں کہا جائے گا۔ لیکن جنہوں نے ان کے کلی یا جزئی استعمال کو مضطر کہا ہے انہوں نے ان کو کھانے پینے کا حکم میں شامل کیا ہے اور اس کی جامع علت یہ بیان کی ہے کہ ان میں سے ہر ایک چیز انسان کے اختیار سے اس کے پیٹ تک پہنچتی ہے، اور ان کی دوسری دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

"وَبَلَغَ فِي الْمَضْمُضَةِ وَالْإِسْتِشْقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا" [1]

"اور پانی دماغ تک لے جانے میں مبالغہ کر مگر جب تو روزے سے ہو۔"

پس اس مبالغہ کرنے سے روزہ دار کو مستثنیٰ کیا گیا تاکہ کہیں پانی اس کے حلق یا معدے میں پہنچ کر اس کے روزے کو فاسد نہ کر دے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو چیز بھی روزے دار کے اختیار سے معدے میں پہنچ جائے وہ روزے کو توڑ دیتی ہے۔

اور جن علماء نے ان اشیاء کے استعمال سے روزہ فاسد ہونے کا حکم نہیں لگایا، جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہمنوا، انہوں نے ان چیزوں کو کھانے پینے پر قیاس کرنے کو درست قرار نہیں دیا ہے کیونکہ ادلہ شرعیہ میں کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جو یہ تقاضا کرتی ہو کہ ہر وہ چیز جو دماغ یا بدن تک پہنچ جائے یا جسم کے کسی بھی رستے سے پیٹ میں پہنچ جائے وہ مضطر ہے۔ اور جب ان اوصاف میں سے کسی وصف کا انظار صائم کے حکم کی علت ہونا کسی شرعی دلیل سے ثابت نہیں ہے کہ شرعاً اس علت پر حکم کو معلق کیا جائے اور



اس کو طلق یا معدہ تک پہنچنے والی اشیاء کے مشابہ قرار دے کر روزے کے فاسد ہونے کا حکم لگایا جائے تو یہ قیاس کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ چاہے وہ اشیاء منہ کے رستے سے داخل ہوں یا ناک کے راستے سے کیونکہ یہ دونوں محض رستے ہیں۔

اور یہی وجہ ہے کہ صرف کلی اور بلا مبالغہ استثنا سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی شریعت نے اس سے منع کیا ہے۔ اور منہ کا ایک راستہ ہونا تو یہ ایک علت طروی ہے جس کا کوئی اثر نہیں ہے۔ اسی لیے جب پانی یا اس جیسی کوئی اور چیز ناک کے رستے سے داخل ہو تو اس کا حکم منہ کے رستے سے داخل ہونے والی چیز کا ہوگا، پھر بعض اوقات ناک کے رستے کو غذا داخل کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے، لہذا منہ اور ناک دونوں برابر ہوتے۔

لہذا جو بات درست معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ناک کے رستے سے استعمال کی جانے والی دوائی سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جیسے کہ پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ یہ کسی لحاظ سے بھی کھانے پینے کے حکم میں داخل نہیں ہے۔ (سعودی فتویٰ کمیٹی)

[1] - صحیح سن ابی داؤد رقم الحدیث (142)

حذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 267

محدث فتویٰ